خطبۂ صدارت

از

عبدالسلام سلفي

(امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی)

بموقع

پیغام حق کانفرنس

بتاریخ: ۷؍جنوری ۲۰۱۸ء مطابق ۱۹؍ربیع الآخر ۱۴۳۹ھ بروز اتوار

بمقام: جھولا میدان، مومن پورہ ممبئی-۱۱

صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی

خطبۂ صدارت

از

مولانا عبدالسلام سلفی

(امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی)

بموقع

پیغام حق کانفرنس

بتاریخ: ۷/جنوری ۲۰۱۸ء مطابق ۱۹/ربیع الآخر ۱۴۳۹ھ بروز اتوار

بمقام: جھولا میدان، مومن پورہ ممبئی-۱۱

صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی

نام	:	خطبہٴ صدارت بموقع پیغام حق کانفرنس
خطاب	:	مولانا عبدالسلام سلفی
سنہ اشاعت	:	ربیع الآخر ۱۴۳۹ھ مطابق جنوری ۲۰۱۸ء
تعداد	:	دوہزار
صفحات	:	24
ناشر	:	صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی

ملنے کا پتہ :

- دفتر صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی: ۱۴ / ۱۵، چونا والا کمپاؤنڈ، مقابل کرلا بس ڈپو، ایل بی ایس مارگ، کرلا (ویسٹ) ممبئی -400070۔

ٹیلیفون: 022-26520077

بسم الله الرحمن الرحيم

إن الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونعوذ بالله من شرور أنفسنا ومن سيئات أعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلل فلا هادي له، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله.

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾ (آل عمران:١٠٢)

﴿يَاأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ۭ اِنَّ اللهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا﴾ (نساء:١)

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَمَنْ يُّطِعِ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا﴾ (احزاب:٧٠-٧١) اَمَّا بَعْدُ

”فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ وَخَيْرَ الْهُدَى هُدَى مُحَمَّدٍ (ﷺ) وَشَرَّ الأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ“.

أعوذ بالله من الشيطان الرجيم

بسم الله الرحمن الرحيم

﴿وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ﴾ (فصلت:٣٣)

مہمانان گرامی قدر، خطباء کانفرنس، علماء کرام، اکابرین ملت، حاضرین ذی احترام وخواتین ملت اسلامیہ!

سب سے پہلے میں اللہ وحدہ لاشریک لہ، رب العالمین کی حمد کے ساتھ اس کا بے پناہ شکر ادا کرتا ہوں جس نے ہمیں اس عظیم الشان ''پیغام حق کانفرنس'' کے انعقاد کی توفیق بخشی۔ اسی کے توفیق وکرم سے عرصہ دراز سے ہر سال جھولا میدان کے اس تاریخی گراؤنڈ پر ایک سالانہ اجلاس عام منعقد کرنے کی سعادت حاصل ہوتی رہی ہے۔

صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی اور جامع مسجد اہل حدیث مومن پورہ کے اراکین کی مختصر اپیل پر آپ کا اتنی بڑی تعداد میں وفور شوق سے یہاں حاضر ہونا اور پوری دلجمعی وانہماک سے کانفرنس کی نشستوں کے معزز مہمان اور خطباء کرام کو سماعت کرنا یہ آپ کی کتاب وسنت اور سلفیت سے گہری محبت اور دلی لگاؤ کی دلیل ہے۔

آج اس جھولا میدان کے وسیع گراؤنڈ میں ممبئی ومضافات، مہاراشٹر اور قریب کے صوبوں سے آپ فرزندان اسلام غیور پاسبانِ سلفیت کی جوق در جوق آمد نے آپ کے روشن چہروں سے جو کہکشاں سجایا ہے ہمارے دل اسے دیکھ کر جوشِ مسرت وشادمانی سے لبریز ہیں۔ ذلک فضل اللہ

نمی گویم دریں گلشن گل وباغ وبہار ازمن

بہار از یار وگل از یار وباغ از یار ویار ازمن

اس وقت ہم خدام جمعیت وجامع مسجد دل کی اتھاہ گہرائیوں سے آپ کا خیر مقدم کرتے ہوئے دعا گو ہیں کہ اے بار الہا! ملت وجماعت کے ان اکابرین واحباب حضرات وخواتین کو اس مجلس ذکر کی سعادت مندی سے بہرہ ور فرما اور ہم سب کی

کوششوں کو شرف قبولیت عطا فرما۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

دینی بھائیو اور ملت کے پاسبانو!

توحید خالص کی معرفت، شرک کی آلودگی سے پاک ایمان پھر اس پر ثابت قدمی ہی انسانیت کے لئے راہ فلاح و کامرانی ہے۔ اس کی دعوت ہی اصل اساسِ دعوت ہے اصل پیغام حق یہی ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری ہے:

﴿ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ○ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَأَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَّكُمْ فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَندَادًا وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴾ (البقرہ:۲۱-۲۲)

''اے لوگو! اپنے اس رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں اور تم سے پہلے کے لوگوں کو پیدا کیا، یہی تمہارا بچاؤ ہے، جس نے تمہارے لئے زمین کو فرش اور آسمان کو چھت بنایا اور آسمان سے پانی اتار کر اس سے پھل پیدا کر کے تمہیں روزی دی، خبردار باوجود جاننے کے اللہ کے شریک مقرر نہ کرو۔''

اسی اصول پر پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کامیابی و غلبہ کے لئے سب سے پہلے اہل مکہ کو تمام معبودان باطلہ یعنی طاغوت کی عبادت سے نکل کر صرف ایک اللہ کی عبادت کے اقرار و تصدیق کی تلقین فرمائی:

''یاالناس قولوا لا الہ الا اللہ تفلحوا'' لوگو! لا الہ الا اللہ کہو یعنی شرک چھوڑ کر توحید خالص پر آجاؤ دنیا و آخرت میں کامیاب رہو گے کیونکہ شرک کی سنگینی اور اس کا انجام خطرناک ہے۔

﴿اِنَّهٗ مَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ﴾ (المائدہ:۷۲)

’’یقین مانو کہ جو شخص اللہ کے ساتھ شریک کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے، اس کا ٹھکانہ جہنم ہی ہے اور گنہگاروں کی مدد کرنے والا کوئی نہیں ہوگا‘‘۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شرک کے عظیم شر سے بچنے کے لئے اس طرح خبردار فرمایا:

’’الشِّرْكُ أَخْفَى مِنْ دَبِيبِ النَّمْلِ‘‘

کہ شرک سے خبردار رہو شرک کی چال چیونٹی کی چال سے بھی آہستہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے سورہ انعام کی آیات میں اٹھارہ انبیاء کرام کے اسماء گرامی ذکر کرنے کے بعد فرمایا ہے: ﴿وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ﴾ (الانعام:۸۸)

اس آیت کا مفاد یہی ہے کہ شرک کی نحوست سے سارے اعمال صالحہ برباد کر دیے جاتے ہیں۔

اسی طرح یہ فرمایا کہ: ﴿وَمَا یُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ﴾ (یوسف:۱۰۶)

اکثر لوگ ایسے ہیں جو اللہ کو مانتے ہیں اور شرک بھی کرتے ہیں۔

ہر کلمہ گو کو اس سے یہ پیغام دیا گیا ہے کہ وہ ہر آن ہر گھڑی ہوشیار خبردار اور محافظ ایمان بنا رہے۔ اور دعاء کرتا رہے۔

’’اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أُشْرِكَ بِكَ وَأَنَا أَعْلَمُ، وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لاَ أَعْلَمُ‘‘

اے اللہ میں جانتے ہوئے تیرے ساتھ شرک کرنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور لا

علمی میں ہوئے شرک سے تیری بخشش کا سوال کرتا ہوں۔

اس کانفرنس کے اسٹیج سے ہر مسلمان مومن سے یہ اپیل کی جارہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے شرک کی جو سنگینی وخطرناکی بتائی ہے اس سے بچنے کی تمام تدبیریں کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر طرح کے شرک جلی وخفی سے بچنے کی توفیق دے۔

اس پیغام میں درحقیقت دعوتِ فکر ہے حفاظت ایمان وتوحید کی نہ کہ کسی کلمہ گو کی تکفیر وخارج عن الاسلام کرنے کی، یہاں اس کی کوئی گنجائش نہیں نکلتی ہے۔

لیکن علماء سو اور ان کے جال میں پھنسے ہوئے بڑی تعداد میں لوگوں کی صورت کچھ اس طرح ہے ؎

واعظ تو بناتا ہے مسلمان کو کافر
افسوس یہ کافر کو مسلماں نہ کرے گا

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو عقیدہ توحید کی حفاظت کی توفیق دے۔

دینی بھائیو!

عقیدہ توحید اور ایمانیات کی حفاظت کے ساتھ اجتماعیت کی تلقین وتاکید کی گئی ہے اور ہر طرح کی فرقہ بندی سے روکا گیا ہے: ﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا﴾ یہ حقیقت ہے کہ اجتماعی زندگی میں تنازعوں اور اختلاف سے نقصان پہنچتا ہے توحکم دیدیا گیا ہے کہ باہمی اختلاف کی صورت میں اللہ اور اس کے رسول کے فیصلوں سے انہیں ختم کیا جائے تاکہ اختلاف، گروہ بندی اور تعصب میں نہ بدل سکیں، بلکہ ایک جگہ تو اللہ تعالیٰ نے یہ کہہ کر اختلاف زندہ رکھنے والوں کے ایمان کی نفی کردی ہے:

﴿ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا

﴿يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ (نساء:٦٥)

اے رسول قسم ہے تیرے رب کی وہ مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ آپس کے تمام اختلافات میں آپ کو حاکم نہ مان لیں۔ پھر جو فیصلے آپ ان میں کر دیں ان سے اپنے دل میں کوئی تنگی نہ پائیں اور دل وجان سے قبول کر لیں۔

اختلاف کی صورت میں مسلمانوں پر یہ فرض کیا گیا ہے کہ وہ قرآن اور حدیث کی طرف رجوع کریں کسی اور کی طرف رجوع کرنا جائز نہیں اس بات کی وصیت پیارے رسول ﷺ کی اس مشہور حدیث میں بھی موجود ہے:

''مَنْ يَّعِشْ مِنْكُمْ فَسَيَرٰى اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ''۔

اختلاف میں سنت کی تلاش اور اسی سے تصفیہ، یہی راستہ خلفاء راشدین، تمام صحابہ اور ان کے نقش قدم پر چلنے والوں کا تھا۔ اس میں تاویل کی راہ اجماع سلف کے خلاف ہے۔ ؎

ہوتے ہوئے مصطفی کی گفتار
مت دیکھ کسی کا قول وکردار

نجات کا دارومدار اسی راہ سنت واتباع کو قرار دیا گیا ہے۔

''كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبَى قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَنْ يَأْبَى قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى''۔

سلف اور خیر القرن کا اس پر اجماع تھا کہ کسی شخص معین کی تمام باتیں نہیں لی جا سکتی ہیں۔ کیونکہ کوئی کتنا بڑا ہو وہ معصوم نہیں ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث کے ملنے کے بعد کسی اور کی بات قبول کرنے کو

اجماع امت کے خلاف ٹھہرایا ہے۔''اَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰی اَنَّ مَنِ اسْتَبَانَتْ لَهُ سُنَّةٌ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَحِلَّ لَهُ اَنْ يَّدَعَهَا لِقَوْلِ اَحَدٍ''۔

یعنی سنت ملنے کے بعد کسی اور کی بات جو خلاف سنت ہو لینا حلال نہیں ہے۔ سلف کے یہاں یہ اجماعی مسئلہ ہے۔

خلفاء راشدین، صحابہ، تابعین، ائمہ اربعہ، محدثین اور ان کے تمام سچے پیروکاروں کا یہی مذہب اور عمل رہا ہے بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشین گوئی کے مطابق ہمیشہ ایک گروہ اسی کا قائل و عامل رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے۔

''لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِيْ ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ ، حَتّٰى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللّٰهِ'' میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ ہر دور میں حق پر رہتے ہوئے غالب رہے گا۔ مخالفت کرنے والے انہیں نقصان نہیں پہنچاسکیں گے یہاں تک کہ قیامت آجائیگی۔ (مسلم)

لیکن حیرت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوسوسال بعد جو مذاہب فقہ وجود میں آئے جن کا رواج چوتھی صدی میں ہوا۔ امت پر ان کو اختیار کرنا واجب ٹھہرایا گیا۔ حالانکہ دین میں اللہ اور اس کے رسول جس کو واجب کہیں وہ واجب ہے۔ کیا ائمہ اربعہ کی تقلید اللہ ورسول کی طرف سے واجب ہے؟ پھر جو ان ائمہ اربعہ میں سے کسی کی تقلید نہ کرے وہ لامذہب ہے۔ کیا صحابہ، تابعین ائمہ کرام ومحدثین کے طریقہ پر چلنا لا مذہبیت ہے حقیقت یہ ہے کہ سنت وسلف کی راہ سے انحراف لا مذہبیت اختلاف اور تفرق کی راہ ہے۔ جس سے بچنے کا حکم ہے اور فرقہ ناجیہ کی راہ اپنانے کی تلقین ہے۔

آج تمام مسلمان اور سامعین کرام اس عظیم الشان اجتماع سے یہ پیغام حق لے

جائیں کہ نجات اسی فرقہ کو نصیب ہوگی جو نبی اور صحابہ کے طریقہ پر ہوگا۔اس کے خلاف چلنے والوں کا طریقہ اختلاف اور فرقہ بندی کا ہے ۔ اقبال نے کہا تھا:

منفعت ایک ہے اس قوم کی نقصان بھی ایک
ایک ہی سب کا نبی دین بھی ایمان بھی ایک
حرم پاک بھی اللہ بھی قرآن بھی ایک
کیا بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک
فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں

امت کے تہتر فرقوں میں تقسیم ہونے کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیش گوئی سے عبرت اور فکر حاصل کر کے اس فرقہ و جماعت سے وابستہ ہونے کی ضرورت ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کے طریقہ پر کاربند ہو۔

دینی بھائیو! پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اسلام مکمل ہوگیا۔ ”الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِيْناً“ کی وحی سے اللہ کی طرف سے دین اسلام کے مکمل ہونے کا اعلان ہوگیا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتاب وسنت کا تمسک کر کے ہر طرح کی گمراہی سے بچنے کی تاکید فرمادی ہے۔ ”تَرَكْتُ فِيْكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّتِيْ“۔

اس لئے جو لوگ کتاب وسنت سے تمسک رکھتے ہوئے، انہیں دونوں ماٴخذوں سے دلیل لیں گے اور انہیں اصول تسلیم کر کے اپنے مسائل حل کریں گے جس طرح صحابہ اور ان کے پیروکار اعتقاد وعمل میں دلیل لیتے رہے، وہ فرقہ بندی کی راہ پر نہیں ہو سکتے ، بلکہ

برحق فرقہ وہی ہوگا۔

مذموم فرقہ بندی یہ ہے کہ کوئی طبقہ اپنے مخصوص عقیدہ وعمل میں کتاب وسنت سے جدا راہ بنالے۔

﴿وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ﴾ ۔اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اللہ کی مقرر کردہ سیدھی راہ کو چھوڑ کر کسی اور راہ کا تعین اور اختیار کرنا صراط مستقیم سے ہٹ جانا ہے اور یہ فرقہ مذمومہ کی راہ ہے۔

اس لئے جماعت اہلحدیث پر فرقہ پرستی کا لیبل نہیں لگ سکتا، کیونکہ اہل حدیث نے کسی اعتقاد وعمل میں بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور جماعت سلف کی راہ نہیں چھوڑی۔

بلکہ اہل حدیث ہی اصل اہل سنت والجماعت ہیں۔تفصیل کے لئے علماء حق کی تحریر وتقریر کی طرف رجوع کریں،آج اپنے مہمان علماء کے درمیان زیادہ وقت لینا صحیح نہیں۔

حاضرین گرامی قدر! ہر عمل کا ایک ہدف ہوتا ہے،''پیغام حق کانفرنس'' کا ہدفِ اساسی یہی ہے کہ امت کو اسلام کے اصل ماخذ سے جوڑا جائے اور سلف صحابہ وتابعین وتبع تابعین جو خیر القرون ہیں، انہیں کی راہ پر جمع کرنے کی کوشش کی جائے اور ساری انسانیت کو اسی کی دعوت وتلقین کی جائے کیونکہ یہ وہ راہ ہے جس پر چل کر امن ونجات کی منزل ملتی ہے۔اَللّٰهُمَّ اهْدِ قَوْمِيْ فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ۔

حضرات! اسلام میں خوارج کا فرقہ اور فتنہ سب سے پہلا اور بڑا فتنہ ہے۔

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں، اسلام میں سب سے پہلے خوارج کی بدعت آئی۔خارجیت اسلام کے لئے ہر چیز سے زیادہ مضر اور نقصان دہ ہے۔یہ خوارج مسلمانوں کے لئے اتنے خطرناک اور برے ہیں جتنے برے یہود ونصاری نہیں۔اس

کی وجہ یہ ہے کہ یہ ہر اس مسلمان کو قتل کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو ان کے عقیدہ وفکر سے متفق نہیں ہوتے۔ مسلمانوں کے جان ومال حتی کہ معصوم بچوں تک کے قتل کو حلال سمجھتے ہیں۔ اہل اسلام کی تکفیر کرتے ہیں اور یہ سب جہالت کے باوجود علم اور دین سمجھ کر کرتے ہیں، آپ نے اپنی امت کو خوارج سے خصوصی طور پر آگاہ کیا، سلف صالحین کا بھی یہی طریقہ رہا، وہ ان کے اوصاف بتاتے، متنبہ کرتے، ایک ایک خارجی عمل سے پرہیز کرنے کی تلقین کرتے۔ خوارج کا مشہور وصف یہ ہے کہ یہ عوام کے دلوں میں ولاۃ اور حکمرانوں کے عیوب ونقائص ذکر کر کے نفرت بٹھاتے ہیں، کینہ وعداوت کا بیج ڈالتے ہیں، یہ سب دین، انکار منکر اور قیام حق کے نام پر کرتے ہیں۔ یہ خارجیت اولا زبان سے فتنہ وفساد پھیلانے سے شروع ہوتی ہے۔ پھر قتل وفساد تک پھیل جاتی ہے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بہت ساری نشانیاں بتائی ہیں ان میں ایک اہم نشانی یہ بتائی کہ۔ ”يَأْتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ حُدَثَاءُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الأَحْلامِ يَقُولُونَ مِنْ قَوْلِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ“.

”آخری زمانے میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو نوجوان، بے وقوف ہوں گے لیکن باتیں سب سے اچھے انسان کے قول سے کریں گے۔“

ان کی کم علمی اور ناتجربہ کاری کی وجہ سے غیرت کے نام پر جہاد کے لئے اور حکام کے خلاف بغاوت وخروج کے لئے ان کو جمع کرنا آسان ہوجاتا ہے۔

اسی طرح ان کی مشہور نشانی یہ ہے کہ وہ مسلمانوں کے خون کو کفار سے زیادہ حلال سمجھتے ہیں کیونکہ یہ مسلمانوں کو مرتد کہتے ہیں اور ان کے نزدیک مرتد زیادہ برا ہوتا ہے۔

اس لئے میں عام مسلمانوں کے ساتھ نوجوانوں سے خصوصی اپیل کروں گا کہ خوارج

اوران کے اوصاف سے آ گاہی حاصل کریں اوران خطرناک صفات سے اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کریں۔ ''**خوارج اوران کے اوصاف**'' کے نام سے ایک جامع رسالہ عالم اسلام کی ایک مشہور سلفی شخصیت نے مرتب کیا ہے۔ تفصیل سے خوارج کو سمجھنے کے لئے آپ اس کا مطالعہ کریں۔ صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی نے اسے شائع کیا ہے آپ مفت حاصل کر سکتے ہیں۔

حاضرین وحاضرات! موجودہ دور کے فتنوں میں ایک بڑا فتنہ دہشت گردی اور آتنک واد کا بھی ہے۔ دہشت گردی کا اطلاق درحقیقت ہر طرح کے ظلم وعدوان۔ قتل وغارت گری اور الگ الگ طریقے سے انسانوں کے مذہب، جان ومال اور عزت وآبرو برباد کرنے والے اعمال پر ہوتا ہے، خواہ وہ انفرادی سطح پر ہو، یا اجتماعی یا سیاسی سطح پر، ہرصورت میں ظلم کو اسلام نے حرام قرار دیا ہے، کیونکہ اسلام معاشرہ وسوسائٹی کو ہر طرح کی فکری ومادی امن فراہم کرنے کا سب سے بڑا علمبردار ہے، بلکہ اسلام میں ایمان کو امن کی بنیاد بتایا گیا اور انسان کے لیے اسلام وایمان کے بعد روزی روٹی سے زیادہ امن کو اہم ٹھہرایا گیا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب اہل مکہ کے لیے اللہ سے دعا فرمائی تو ان کے لیے رزق سے پہلے امن وامان کا سوال کیا۔

﴿ رَبِّ اجْعَلْ هَٰذَا الْبَلَدَ آمِنًا وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَن نَّعْبُدَ الْأَصْنَامَ ﴾

''اے میرے پروردگار! اس شہر کو امن والا بنادے، اور مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے پناہ دے۔''

اللہ نے ایمان کے ساتھ امن وعافیت، سکون وشانتی کو سوسائٹی پر اپنی نعمت خاص بتایا ہے۔ ﴿ وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ

قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا ۚ وَ كُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴾

''اور اللہ تعالیٰ کی اس وقت کی نعمت کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے، تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی، پس تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہو گئے، اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پہنچ چکے تھے تو اس نے تمہیں بچا لیا۔ اللہ تعالیٰ اسی طرح تمہارے لئے اپنی نشانیاں بیان کرتا ہے تا کہ تم ہدایت پاؤ''۔

﴿لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ○ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ○ فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ○ الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ﴾

''قریش کے مانوس کرنے کے لئے (یعنی) انہیں جاڑے اور گرمی کے سفر سے مانوس کرنے کے لئے۔ (اس کے شکریہ میں) پس انہیں چاہئے کہ اسی گھر کے رب کی عبادت کرتے رہیں جس نے انہیں بھوک میں کھانا دیا اور ڈر (اور خوف) میں امن (وامان) دیا''۔

اسلام کا نظام ہمارے سامنے ہے کس طرح اس نے ہر فرد و سماج کے حقوق کی نشاندہی کی ہے اور اس کو محفوظ کیا ہے۔

ایمانیات، باہمی حقوق، اخلاقیات، آداب اور تعزیرات کے دستور دراصل سماج میں امن و امان کی ضمانت ہیں

عرب میں قتل و غارت گری عام تھی راستے ڈاکوؤں سے غیر محفوظ تھے جان و مال کا خطرہ ہر وقت رہتا تھا۔ ان میں اسلام آنے کے بعد ہر طرف امن و امان عام ہو گیا۔ تاریخ کے صفحات میں یہ سچائی محفوظ ہے۔ آج بھی جس ملک اور ماحول میں اسلامی عقیدہ اور دستور نافذ ہے وہاں دنیا کے ہر خطے سے زیادہ شانتی و عافیت ہے۔ اسلام میں

اللہ پر ایمان ہمیں سبق دیتا ہے کہ کوئی طاقتور اپنے ماتحت کے ساتھ نرمی کے بجائے سختی نہ کرے کہ کہیں اللہ تعالی جو سب سے بڑا اقوی ہے اس کو نہ پکڑ لے، پھر اسے کوئی نجات دہندہ نہ مل سکے۔

اسی طرح چھوٹے بڑے کے حقوق بتلائے ، اخلاقیات اور ادب کی تعلیم دی گئی، عفو ودرگزر سکھایا گیا۔ جان ومال اور آبرو برباد کرنے والے اقدام کو روکنے کے لیے تعزیری قوانین آئے۔ جس سے سماج محفوظ ہوگیا۔ اس کے باوجود بدقسمتی سے دہشت گردی کو اسلام سے جوڑا گیا جو درحقیقت اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازش کا حصہ ہے۔ بھلے ہی اس فساد کی راہ پر کچھ مسلمان نوجوان اور داعش جیسی تنظیمیں ہر دور میں اپنی بے اصول روش اور خارجیت کا شکار ہوجاتی رہی ہیں، کچھ مسلمانوں کے اعتقادی وعملی بگاڑ کا ذمے دار اسلام نہیں ہوسکتا نہ یہ اصول ہے، بلکہ یہ تو کسی کے یہاں قابل قبول نہیں۔

اسی لیے جماعت اہلحدیث: اس کی مرکزی تنظیم، صوبائی اور ذیلی اکائیاں اور تمام علماء حق دہشت گردی کی ہر شکل اور طریقے کی ہمیشہ مذمت کرتے رہے ہیں۔ بلکہ انہوں نے اسلام کا یہ نظریہ امن عام کیا کہ ایک انسان کا ناحق قتل سارے انسانوں کے قتل کے برابر جرم ہے۔ اور ایک جانور کی بھی جان بچالینا اللہ کی رحمت کا اور جنت کا ذریعہ بنتا ہے، انسان تو بڑا اکرم ہے، جانوروں کے ساتھ اچھا سلوک اور برا سلوک انسان کا انجام طے کرتا ہے۔ ایسے میں اپنوں کو جماعت اہلحدیث اور اس کے علماء کس طرح ادنی ظلم وجور کی طرف بلانے کا کام کرسکتے ہیں۔ بلکہ اللہ کے فضل سے جو لوگ علماء اور اپنی جماعت سے جڑے رہتے ہیں وہ ہر طرح کے ظلم وجور اور آتنگ واد کی راہ سے بچ جاتے ہیں الا یہ کہ جہالت کا کوئی شکار ہوجائے ۔ کبھی ظلما منصوبہ بندی سے لوگوں کو شکار بنایا جاتا ہے،

جماعت اہلحدیث پر ارہاب (دہشت گردی) کا الزام بعض متعصب قسم کے مجرمین، سلفیت کے دشمنوں اور روافض نوازوں کی طرف سے وقتاً فوقتاً لگتے رہا ہے اس وقت ہمیں انبیاء وصالحین، ائمہ امت اور اسلام پر جو اعداء اسلام کی طرف سے تہمتیں لگائی جاتی رہی ہیں انہیں یاد کر کے صبر اور ایمانی قوت میں اضافے کا موقع ملتا ہے۔

اس موقع پر میں امن کی ضرورت اور اس کے قیام کے ذمہ داروں، حکومتوں اور ان کے محکموں کے اندر کام کرنے والوں سے ضرور کہوں گا کہ دہشت گردی کا خاتمہ ظلم، جبر وتشدد، استبداد، طاقت کے غلط استعمال اور ڈکٹیر شپ سے نہیں ہوسکتا اسی طرح اصل مجرموں، آتنک وادیوں کے ساتھ تساہل یا انہیں مذہبی اور سیاسی بنیادوں پر بچانے سے آتنک واد ختم نہیں ہوگا نہ ہی جدید نظام سلامتی سے دہشت گردی قابو میں آسکتی ہے، دہشت گردی کا خاتمہ انصاف کے قیام سے ہوگا۔ظلم کا خاتمہ توحید اور انسانیت کے حقوق کے تحفظ سے ہوگا۔جس کی اصل جگہ اسلام اور اس کے دستور میں ہے۔ یہ کانفرنس اپنے ملک اور دنیا کے تمام امن وانسانیت کے ہمدردوں تک یہ پیغام پہنچانا چاہتی ہے کہ سنجیدگی سے ان گذارشات پر غور کیا جائے اور سب کو ساتھ لے کر نیک نیتی کے ساتھ دہشت گردی کے اس بدترین عفریت کا خاتمہ کیا جائے۔ساتھ ہی یہ کانفرنس طاقتور ظالموں کو اللہ کی سنت اور قانون یاد دلاتی ہے کہ سارے انسان اللہ کے بندے ہیں مسلمان ہوں یا غیر مسلم۔کسی پر کسی طرح کا اللہ تعالیٰ کو ظلم منظور نہیں۔

﴿ قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ وَاِنْ يَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ ﴾ (سورۃ الانفال:۳۸)"آپ ان کافروں سے کہہ دیجئے! کہ اگر یہ لوگ باز آجائیں تو ان کے سارے گناہ جو پہلے ہو چکے ہیں سب معاف

کر دیئے جائیں گے اور اگر اپنی وہی عادت رکھیں گے تو (کفار) سابقین کے حق میں قانون نافذ ہو چکا ہے''۔

مسلمانوں کو بھی اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہی نصیحت فرمائی ہے: "اتقوا دعوة المظلوم ولوكان كافرا"۔

یعنی مسلمان کسی کافر پر ظلم کرنے سے بچے ورنہ اللہ کافر کی بددعا ظالم مسلمان کے خلاف قبول کرے گا۔

قیام امن کے لئے نظام عدالت وانصاف کا بہتر اور مؤثر ہونا ضروری ہے۔ تاکہ مجرموں کو سزا دینے میں کوئی رکاوٹ اور پریشانی نہ ہو جن لوگوں نے جان و مال کی تباہی اور دہشت وخوف کا ماحول پیدا کیا ہے انہیں بھی قانون کے راستے سے اس کا مزا چکھنا پڑے۔ اس سے سماج میں جان و مال کی حفاظت کی ضمانت قائم ہوتی ہے۔ ﴿ وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰۤاُولِي الْاَلْبَابِ ﴾ کا یہ جامع قانون دنیا کے سامنے رہنا چاہیے۔

سماج میں دہشت گردی کے خاتمہ کے اس قانون اسلام کو ملاحظہ کریں: ﴿ اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ؕ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴾ (المائدہ: ۳۳)

''جو اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول سے لڑیں اور زمین میں فساد کرتے پھریں ان کی سزا یہی ہے کہ وہ قتل کر دیئے جائیں یا سولی چڑھا دیئے جائیں یا مخالف جانب سے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے جائیں، یا انہیں جلاوطن کر دیا جائے، یہ تو ہوئی ان کی

دنیوی ذلت اور خواری، اور آخرت میں ان کے لئے بڑا بھاری عذاب ہے۔''

انسانی قانون کے دفتر میں دہشت گردی کے خاتمے کے لیے اس سے سخت کوئی دستور نہیں ہے۔

دینی بھائیو! ملت کو جتنے فتنوں کا سامنا ہے وہ چاہے عقائد سے متعلق ہوں یا عبادات سے، رسوم و معاملات سے متعلق ہوں یا اسلامی تحریکوں کی طرف سے بدعات وخرافات کی شعوری، لاشعوری اشاعت سے۔ آپ اخوان اہلحدیث ہی دراصل ملک وملت کے داخلی وخارجی مسائل کے حل کے ذمے دار ہیں۔ کیونکہ بیمار امت کا اصل نسخہ شفاء اور انسانیت کے مزمن امراض کا علاج ہدایات ربانی اور نبوی تعلیمات کی صورت میں آپ کے پاس ہے۔ اس لئے علم وعمل عقیدہ ومنہج اور خلوص وانابت الی اللہ اور بلند اسلامی اخلاق وآداب سے آراستہ ہوکر آگے بڑھیں اصلاح ودعوت کی اپنی ذمے داری نبھائیں تاکہ انسانیت پھر خیر القرون کی طرح ہر طرح کی سعادت مندیوں سے مالا مال ہوجائے۔

دینی بھائیو! اس موقع پر یہ درد بھی چھپایا نہیں جاسکتا کہ ملک کے ایک فرقہ پرست طاقتور گروپ کی طرف سے ملک میں مذہبی آزادی، دستور کی بالادستی قومی یکجہتی اور ہندو مسلم میل جول کی روایتوں کو کافی دھکا پہنچایا جارہا ہے۔

بیس کروڑ سے زیادہ تعداد میں بسنے والے مسلمانوں کو رنج ودکھ اور کمزور کرنے کا ہر حربہ استعمال کیا جارہا ہے، حکمران پارٹی میں بھی انہیں کوئی خاص جگہ نہ دے کر جو اپنی ہندوستانیت کے ساتھ اپنی مسلمانیت میں بھی اسلامیات ہند کے یہاں معتبر ہوں۔ درحقیقت یہ ملک کی دوسری اکثریت کی ملک دوستی اور وفاداری کو اکثریت کے ساتھ

مشتبہ اور داغدار کرنے کی کوشش لگتی ہے یا کوئی خطرناک منصوبہ بندی ہوسکتی ہے جو ''سب کا ساتھ سب کا وکاس'' کے دعویٰ کے خلاف ہے۔اسی طرح تین طلاق کے نام پر چند مسلم خواتین کے حقوق کے لئے مسلم علماء وفقہ اسلامی کے ماہرین اور عمائدین ملت کے ساتھ اصولی گفتگو سے پہلے قانون بنا کر یہ بتانا کہ ہم مسلم خواتین کے ہمدرد ہیں اس سے الگ نیتوں کا پتہ چلتا ہے۔ بلکہ ملک کے حکمرانوں کے لئے یہ دستوری اور اخلاقی طور پر زیب نہیں دیتا، ایسے ہی من کی بات میں اسلام کے مسلم اصول کہ عورت حج پر بلا محرم نہیں جاسکتی کی خلاف ورزی اور عورت کی آزادی کا نام لے کر اس اسلامی قانون کے خلاف بات کرنا یہ مداخلت فی الدین ہے جو ملک میں دستور کشی کے مترادف ہے، اس نام سے اسلام کے نظام عفت واخلاق پر بہت بڑا حرف بھی آتا ہے۔

چند آزادی پسندوں کے لئے جمہور مسلمانوں کو دین وشریعت کے حوالے سے اذیت میں مبتلا کرنا یہ بے چینی پیدا کرتا ہے کہ کیا رفتہ رفتہ اسلامی شعائر ودساتیر نشانہ تو نہیں ہیں یا ان کے ذریعہ اشتعال پیدا کرنا مطلوب ہے؟ جب کہ یہ ملک کی پرامن اور رواداری تہذیب کے لئے خطرناک ہے۔ڈیموکریسی جیسے مقبول عام حکمرانی کے نظام سے متعلق اس کانفرنس کے حوالہ سے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کہیں یہ خیال لوگوں میں پیدا نہ ہو کہ اس ملک میں بھی جمہوریت قیصریت کی راہ پر چل رہی ہے ؎

تم نے کیا دیکھا نہیں مغرب کا جمہوری نظام
چہرہ روشن اندروں چنگیز سے تاریک تر

حضرات!

آج ملت کے سامنے سب سے بڑا مسئلہ دین کے تحفظ اور اس پر استقامت کا ہے۔

عالمی سطح پر رافضیت سے گٹھ جوڑ کر کے عالم سنیت وسلفیت حتی کہ بلاد حرمین شریفین کے خلاف جو سازشیں ہورہی ہیں ایسے میں تمام مسلمانوں کو دین خالص کی فکر اور تلاش حق کے ساتھ اسلامی اخوت کے رشتہ کو مستحکم کرنے کی ضرورت ہے۔

امت کے جو گروپ اور تنظیمیں ملک میں قومی یکجہتی کی تحریک پوری قوت کے ساتھ چلاتی ہیں اور جو لوگ سیاسی وسماجی سطح پر ملت کو مستحکم کرنے کی باتیں کرتے ہیں انھیں دیکھنا چاہئے کہ وہ ملی اتحاد و یکجہتی کے لئے کس قدر کوشاں ہیں۔

ملک میں دستوری حوالہ سے جو آزادی کا مطالبہ ہر سو جاری ہے فرقہ پرستی کے خلاف تحریکیں چلائی جارہی ہیں یقیناً اس کا تقاضہ وقت کا اہم تقاضہ ہے لیکن کیا اس سے بڑھ کر ملی اتحاد کی ضرورت نہیں ہے؟ آج اس اپنے پیارے ملک میں مسلمانوں اور سارے دیش واسیوں میں جو فکر وعمل مولانا ابوالکلام آزاد رحمہ اللہ اور مہاتما گاندھی کا تھا، اس فکر اور کوشش کو عام کرنے کی ضرورت ہے جیسے ہم بحیثیت مسلمان ملک میں مذہبی آزادی، اس پر عمل کی آزادی مذہب کے تبلیغ کی دستوری آزادی چاہتے ہیں ایسے ہی داخلی سطح پر ہر جماعت ومسلک کے لئے بھی یہ آزادی اور حق ہمیں تسلیم کرنے کی ضرورت ہے۔

آپ جانتے ہیں ''تحفظ شریعت'' کی تحریک میں مسلم پرسنل لا کے مسئلہ میں جماعت اہل حدیث کا یہی ملی موقف ہمیشہ سے رہا ہے، پچھلے تقریباً پچاس سالوں سے جاری مسلم پرسنل لا کے تحفظ کی تحریک میں ایک مجلس کی تین طلاق کو بدعت حرام اور اس کو تین نہ تسلیم کئے جانے کے صحیح مسئلہ کو ماننے کے باوجود۔ کیونکہ ایک مجلس میں ایک سے زیادہ طلاق اللہ کی کتاب اور اس کے دین سے کھیل کے زمرے میں آتا ہے۔ بلا کسی شرط کے اہل

حدیث علماء اور پوری جماعت ملک میں مسلمانوں کی اکثریت کے ساتھ کھڑی ہے۔
کیونکہ یہ مسئلہ باہمی طور پر اہل علم کے حل کرنے کا ہے۔حکومت کی مداخلت سے کبھی صحیح
نتیجہ نہیں نکل سکتا۔کیا دیگر مسالک اور تنظیمیں اور متنوع ادارے جماعت اہلحدیث کے
ساتھ یہی سوچ اور برتاؤر کھتے ہیں۔یہ داستان بڑی تلخ ہے ؎

درد دل لکھوں کب تک جاؤں ان کو دکھلا دوں

انگلیاں فگار اپنی خامہ خون چکاں اپنا

چلتے چلتے آپ بھائیواور بہنوں سے کہنا چاہوں گا کہ بہتر اور خوشگوار زندگی کے لئے
دین اسلام سے مضبوطی کے ساتھ لگے رہیں! اس کی خدمت کریں! اللہ کا ولی
وفرمانبردار بنیں! اس کا تقویٰ وحقیقی توکل اختیار کریں! وہ ہم سب کے لئے کافی ہوگا۔
﴿ اَلَیۡسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبۡدَهٗ ﴾

اور اپنے اوپر عائد حقوق ،حقوق اللہ سے لے کر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حقوق علماء اور
والدین کے حقوق،حکمرانوں کے حقوق،مسلمانوں اور غیر مسلموں کے حقوق، ہر چھوٹے
بڑے کے حقوق جانیں! ان کوادا کرنے کے لئے اللہ سے توفیق مانگیں!

رسم ورواج ،شادی بیاہ میں بیجا اسراف ونمائش سے بچیں! کیونکہ یہ راستہ خانہ آبادی
کے بجائے اللہ نہ کرے خانہ بربادی کی طرف لے جائے ، یا اللہ! ہمیں اپنی رضا کے
اعمال کی توفیق دے۔

پیارے بھائیو! ہم علم وتعلیم کی فکر کریں، ملک میں قول وعمل اور حسن اخلاق سے
داعیانہ کردارادا کریں،اخوت واصلاح کے جذبۂ صادق کے ساتھ دعوت کا کام کریں،
دعوت دین کے لئے ورثۃ الانبیاء،یعنی کتاب وسنت کے ماہر علماء کی رہنمائی میں رہیں

شوشل میڈیا کا ضروری اور محتاط استعمال کریں یہ ملت کے نوجوانوں کے لیے بہت بڑا فتنہ بن چکا ہے، لہٰذا اس کے ساتھ توازن لازم ہے۔

ملک وملت کے تئیں ہمارا احساس یہ ہو کہ ہم ہر ایک کی بھلائی واصلاح کے لئے اللہ کی طرف سے منتخب کئے گئے ہیں ہمیں استطاعت بھر یہ فریضہ انجام دینا ہے۔

﴿كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾

اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ یا اللہ اس کانفرنس کے منتظمین وذمے داران صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی اور اس کے اراکین، اسی طرح جامع مسجد اہل حدیث مومن پورہ کے ذمے داران واراکین اور اس مشن کے لئے جتنے احباب معاون ہیں بالخصوص مومن پورہ کے رضا کاران، اللہ تعالیٰ ان سب کی کوششوں کو تو قبول فرما! ہمیں مزید اسی طرح اجتماعی ودعوتی جذبہ کے ساتھ کام کرنے کی توفیق عطا فرما! اور ہماری کوتاہیوں کو اپنے دامن عفو وکرم میں جگہ دے۔

﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۖ إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

آپ کا دینی بھائی

خادم جماعت

عبدالسلام سلفی

صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی

۵/جنوری ۲۰۱۸ء

پیغامِ حق

انور یوسفی

لوگوں کو کیوں نہ بھائیں قرآں حدیث والے
پیغامِ حق سنائیں قرآں حدیث والے

حق سے ہے جن کو نسبت، وہ حق پرست ہوں گے
دینی معاملوں میں کوشاں وسخت ہوں گے
توفیقِ رب سے بے شک وہ نیک بخت ہوں گے
رکھتے ہیں یہ ادائیں قرآں حدیث والے

لوگوں کو کیوں نہ بھائیں قرآں حدیث والے
پیغامِ حق سنائیں قرآں حدیث والے

شادابیاں ہیں دیتے توحید کے چمن کو
قول وعمل میں زندہ رکھتے بھی ہیں سنن کو
ہر ظلم وشرک وبدعت، ہر جاہلی مشن کو
پرکھیں اسے مٹائیں قرآں حدیث والے
لوگوں کو کیوں نہ بھائیں قرآں حدیث والے
پیغامِ حق سنائیں قرآں حدیث والے

اللہ کو پکاریں، حاجت روا وہی ہے
وہ دستگیرِ مطلق، مشکل کشا وہی ہے
امراضِ روح وتن میں دیتا شفا وہی ہے
رب ہی سے لو لگائیں قرآں حدیث والے

لوگوں کو کیوں نہ بھائیں قرآں حدیث والے
پیغامِ حق سنائیں قرآں حدیث والے

ادوار تین گذرے، جن میں تھی خیر و برکت
اک ہاتھ میں تھا قرآں، اک ہاتھ میں تھی سنّت
در اتباع کا وا تھا، تقلید سے تھی نفرت
کب مانتے تھے رائیں قرآں حدیث والے

لوگوں کو کیوں نہ بھائیں قرآں حدیث والے
پیغام حق سنائیں قرآں حدیث والے

علمِ نبی کے وارث، اس دین کے سپاہی
ہر دور میں رہے ہیں راہ عمل کے راہی
تاریخ دے رہی ہے اس بات کی گواہی
دیتے رہے صدائیں قرآں حدیث والے

لوگوں کو کیوں نہ بھائیں قرآں حدیث والے
پیغام حق سنائیں قرآں حدیث والے

سیدھی ہے راہِ جنّت مومن ہیں جس پہ چلتے
ہیں اس کے دائیں بائیں کچھ اور بھی تو رستے
پگڈنڈیاں ہیں ایسی شیطاں ہیں جس پہ بستے
جائیں نہ دائیں بائیں قرآں حدیث والے

لوگوں کو کیوں نہ بھائیں قرآں حدیث والے
پیغام حق سنائیں قرآں حدیث والے

فرقوں میں بٹ چکی ہے امت کی اکثریت
وہ کھوچکی ہے بالکل اقدار ومعنویت
در آئے کاش ان میں انور کتاب وسنت
ہر زور آزمائیں قرآں حدیث والے

لوگوں کو کیوں نہ بھائیں قرآں حدیث والے
پیغام حق سنائیں قرآں حدیث والے

(پیغامِ حق کانفرنس منعقدہ ۷/ جنوری، ۲۰۱۸ کی مناسبت پر کہی گئی نظم
ازشاعر اسلام مولانا عبدالواحد انور یوسفی اثری، کھیڈ، رتنا گیری)

صوبائی جمعیت کی سرگرمیاں

صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی اپنے مقصد وجود اور مشن کی تکمیل میں بحمد للہ بساط بھر سرگرم عمل ہے اور خالص اسلام (کتاب وسنت) کی نشر واشاعت، دعوت الی اللہ، اصلاح نفوس، اصلاح ذات البین اور تعلیم وتربیت سے متعلق سرگرمیوں میں اپنا کردار نبھانے کی بھرپور سعی کر رہی ہے۔

ذیل میں اس کی سرگرمیوں کا ایک خاکہ پیش کیا جا رہا ہے:

- ماہانہ تربیتی اجتماعات کا انعقاد۔
- جلسے اور کانفرنسیں۔
- الجماعۃ میگزین کی اشاعت۔
- انفرادی ملاقاتیں اور دعوتی دورے۔
- مفت کتابوں کی تقسیم۔
- ہینڈ بل، اشتہارات اور کتابوں کی اشاعت۔
- مکاتب کا ماہانہ تعاون۔
- ضرورت مند افراد کا تعاون۔
- مصائب وحادثات سے دوچار پریشان حال لوگوں کا تعاون۔
- نزاعات کے تصفیہ کے سلسلے میں تگ ودو۔
- دعاۃ کی تربیت کا اہتمام وغیرہ۔

دینی شعور رکھنے والے تمام غیرت مند افراد سے دردمندانہ اپیل ہے کہ وہ مذکورہ مشن کی تکمیل میں جمعیت کا بھرپور تعاون فرمائیں۔ جزاهم الله خيراً.

A1 Grafix Studio : +91-9819189965

صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی

SUBAI JAMIAT AHLE HADEES, MUMBAI

14/15, Chuna Wala Compound, Opp. Best Bus Depot, L.B.S. Marg, Kurla (W), Mumbai - 70.
Phone : 022-26520077 / Fax : 022-26520066 • ahlehadeesmumbai@gmail.com
@JamiatSubai subaijamiatahlehadeesmum SubaiJamiatAhleHadeesMumbai
www.ahlehadeesmumbai.org